# ''خاکی لفافہ'' میں طنز و مزاح کے رنگ ''کرنل محمد خالد خان مہر''

محمد اسماعیل [1]


***Abstract***

Colonel Muhammad Khalid Khan Meher born in Abattabad in 1958. His father's name is Muhammad Younus Khan. In 1985, he got Commission in Pak Army. Mostly people know him as a poet. He has a separate place among the military poets, due to humorous poetry. He has written many books but "Khaki Lifafa" which is published in 2013, in one of the best book, containing on humorous essays. It has nineteen essays and sixty nine pages. He used a very easy and simple language. He noted the civil & military life with keen observation. To maintain military humorous traditions, he also took military subjects in his irony & humor. His way of irony & humor is very beautiful. To read his publications the readers really enjoy and entertain; especially to read "Khaki Lifafa."


**کلیدی الفاظ:** طنز، مزاح، کرنل محمد خالد خان، خاکی لفافہ

کرنل محمد خالد خان مہر کا تعلق بھی عساکر پاکستان کے ان مزاح نگاروں سے ہے۔ جنہوں نے بیک وقت نثر اور نظم دونوں میں طنز و مزاح کے گل کھلائے۔ بحیثیت شاعر آپ کو لوگ زیادہ جانتے ہیں اور بحیثیت نثر نگار کم، لیکن میں اپنے اس تحقیقی مضمون میں نثری مزاح نگار کے طور پر آپ کا تعارف کرواؤں گا۔ آپ کی تاریخ پیدائش اور فوج میں بھرتی کے حوالے سے فریحہ نگہت اپنے مقالے میں یوں لکھتی ہیں:

> ''مہر یکم مئی ۱۹۵۸ء میں ایبٹ آباد کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام محمد یونس خان ہے جو درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے۔ آپ نے ۱۹۸۵ء میں آرمی میں کمیشن حاصل کیا۔''(۱)

---

1 پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو واقبالیات، دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

مزاحیہ شاعر کی حیثیت سے آپ کی عساکر شعراء میں ایک الگ پہچان ہے۔اس سے پہلے آپ کی تین کتابیں جو سنجیدہ اور مزاحیہ شاعری پر مبنی ہیں شائع ہو چکی ہیں۔ جس میں ''پابہ گل''، ''اناپ شناپ'' اور ''گلاب رہنے دو'' شامل ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ہفت روز ''ہلال'' میں کچھ مزاحیہ مضامین بھی لکھتے تھے ان تمام مضامین کو اکٹھا کر کے آپ نے ۲۰۱۳ء میں ایک کتاب شائع کروائی جس کا نام ''خاکی لفافہ'' ہے۔ جس کو اردو ادب اور عسکری مزاحیہ ادب میں خاصی پزیرائی ملی۔اس کتاب کو اقبال روڈ سپلائی بازار ایبٹ آباد والوں نے شائع کیا۔ یہ کتاب کل انیس مضامین اور ۶۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دیکھنے میں چھوٹی مگر فکر اور فن کے لحاظ سے ایک بڑی کتاب ہے۔اس کتاب کے اندر مزاح کے حوالے سے بڑی وسعت اور گہرائی پائی جاتی ہے۔مزاح کے حوالے سے جو آپ کا نظریہ ہے فریحہ نگہت نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے:۔

> ''مزاح ذاتی تجربے اور مشاہدے کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کرنے کا نام ہے۔اس میں انہوں نے عام فوجی قاری کی ضرورت کو مد نظر رکھا ہے اور عام فوجی زندگی کے روزمرہ کے معمولات کو کسی کی دل آزاری کیئے بغیر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔''(۲)

اس کوشش میں وہ کس حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔یہ آپ کو کتاب پڑھنے کے بعد پتہ چلے گا۔ آپکی کتاب واقع ہی ہلکے پھلکے اور شگفتہ مزاح کا ایک دل فریب نمونہ ہے۔آپ نے نہایت سادہ الفاظ اور سادہ انداز میں ایسے ایسے موضوعات کی گرہیں کھولی ہیں کہ پڑھنے والا ہنسنے کے ساتھ ساتھ دنگ رہ جاتا ہے۔ کہ ایک فوجی کے ذہن میں اس طرح کے موضوعات کیسے آگئے۔ یہ واقعات اور موضوعات کوئی انوکھے یا نرالے نہیں ہیں ہمارے آس پاس ہی بکھرے ہوئے ہیں۔ مگر ہم نے کبھی توجہ نہیں کی ہم نے کبھی اس عینک سے دیکھے نہیں جس عینک سے کرنل خالد خان نے دیکھے ہیں۔آپ کی کتاب کے چند ایک عنوانات ہی ایسے ہیں جن کو پڑھ کر قاری بے اختیار مسکرا اٹھتا ہے۔ جیسے ''میں اور بکری''، ''بوڑھوں کا عقیقہ''، ''شرارتی بابا''، ''گدھے''، ''آپریشن دگڑ دگڑ'' اور ''جبری کنوارے''۔

اس حوالے سے آپ نے اپنی کتاب ''خاکی لفافہ'' کے متعلق یوں لکھا ہے:۔

> ''خاکی لفافہ انسانی زندگی کے مختلف روشن اور تاریک پہلوؤں کی ہلکے پھلکے انداز میں عکاسی ہے۔ یہ عام انسانی زندگی کی شوخیوں، شرارتوں، مکاریوں اور منافقتوں کی داستان

ہے۔ جو انسانی زندگی کے ساتھ ازل سے چل رہی ہے اور ابد تک رہے گی ''خاکی لفافہ''
خالی ہونے کے باوجود نور کی رِدا اوڑھے ہوئے ہے۔''(۳)

آپ کا ایک مضمون ہے ''جبری کنوارے''، جس کو پڑھ کر انسان کے لبوں پر ہنسی بکھر جاتی ہے۔ اس مضمون میں ہمیں زندگی کے مختلف گوشوں سے پردہ اتار کر اصلی شکل دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو دیکھنے میں بہت آسان مگر جب انسان اس کے اندر جھانک کر دیکھتا ہے تو اس کی حقیقت اور اصلی شکل واضح ہوتی ہے۔ اس مضمون میں اس نے خالصتاً اپنے شعبے یعنی فوج کے حوالے سے بات کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ صحراؤں، پہاڑوں، جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے والے اور ملکی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے، دن رات جاگ کر ملک کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے والے، شادی شدہ ہو کے بھی کنوارے ہوتے ہیں۔ اس لیے ان عظیم لوگوں کے لیے یہ اصطلاح ''جبری کنوارے'' استعمال کی گئی ہے۔ اس مضمون میں ایک فوجی کی نفسیات، کیفیات اور احساسات کو بیان کرنے کی عمدہ کوشش کی گئی ہے۔ ایسے تلخ اور حقیقی واقعات کو کرنل صاحب نے مزاح کی میٹھی اور شیریں زبان میں بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے شادی شدہ اور کنوارے مردوں کے درمیان فرق کو بھی واضح کیا ہے۔ شادی کے بارے ایک جگہ وہ اپنی رائے اس طرح دیتے ہیں جس کو پڑھ کر مزاح کی ایک ہلکی سی تہہ اُبھر کر ہمارے سامنے آجاتی ہے وہ لکھتے ہیں:

''شادی وہ پھل ہے جس کو کھانے والا بھی پچھتاتا ہے اور نہ کھانے والا بھی۔ کچھ اہل نظر اسے وہ جیل بھی قرار دیتے ہیں جس کا شکار ہونے والے کبھی آپے سے باہر نہیں ہو سکتے۔''(۴)

''خاکی لفافہ'' پڑھتے ہوئے آپ کسی جگہ اکتاہٹ یا بوریت محسوس نہیں کریں گے۔ گو کہ کتاب میں شامل مضمون چھوٹے چھوٹے ہیں مگر ان کے اندر مزاح کی چاشنی بدرجہ اُتم موجود ہے۔ ہر موضوع اور مضمون کے ساتھ کرنل صاحب نے انصاف برتا ہے۔ ایک اور جگہ پر آپ نے ''جبری کنوارے'' اور بیوی کی نفسیات کو بڑے انوکھے انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''ہاں تو میں فوجی جبری کنواروں کی بات کر رہا تھا، اس میں میرے جیسے بھی شامل ہیں۔ اگرچہ شاید آپ جیسے نہ ہوں، عمر پچاس سال لڑکھڑاتی ٹانگیں اور بچوں سے دور کیونکہ بچوں کی تعلیم ضروری ہے۔ میری بیوی کا کہنا ہے کہ بچوں کی تعلیم تو محض بہانہ ہے کیونکہ

ہر مرد کو اپنی اولاد اور دوسروں کی بیویاں اچھی لگتی ہیں۔ شاید آپ کے ساتھ بھی یہ مسئلہ ہے۔''(۵)

آپ نے فوجی زندگی اور سول زندگی کا بڑی باریک بینی سے مشاہدہ کیا ہے۔ آپ سنی سنائی باتوں پہ نہیں یقین کرتے آپ خود آنکھوں سے دیکھ کر فیصلہ کرنے کے خواہاں ہیں۔ آپ نے ان موضوعات کو بھی چھیڑا ہے جس کی طرف ایک عام آدمی کی نظر نہیں جاتی مگر آپ کا اسلوب اور انداز بیان نہایت لطیف اور شگفتہ ہے۔ آپ نے اپنے مضامین میں ابتذال، پھکڑپن، پھبتی اور لطیفہ گوئی سے کافی حد تک پرہیز کیا ہے۔ آپ کے بارے میں پروفیسر رفیق بلوچ اپنی کتاب ''عساکر پاکستان اور اردو شاعری'' میں ایک جگہ یوں لکھا ہے:

''میجر خالد کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گہری نظر ہے، وہ لطیف پیرائے مگر بھرپور انداز میں اپنے مشاہدات کو قلم بند کرتے ہیں۔''(۶)

بچپن سے لے کر جوانی اور بڑھاپے تک ہر انسان چُھٹی ہونے پر بڑی خوشی کا اظہار کرتا ہے سکول کے بچے چھٹی ہوتے ہی شور مچاتے اور سکول کا گیٹ چھوڑتے ہوئے دوڑ لگاتے ہیں۔ آپس میں خوشی کا اظہار کرتے ہیں جوانی میں انسان کسی نہ کسی محکمے میں پیٹ پالنے کے لیے بھرتی ہو جاتا ہے اور چھٹی کا خواہش مند رہتا ہے۔ کرنل صاحب نے اپنے مضمون ''چھٹی کا رجسٹر'' میں فوجی جوانوں کے اسی مسئلے کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرا تعلق بھی فوج سے ہی ہے۔ فوج میں ایک فوجی کو سب سے زیادہ خوشی اس قت ہوتی ہے جب اسکی چھٹی ہوتی ہے۔ پھر فوج میں بات بات پر چھٹیاں بند ہو جاتی ہیں الیکشن آگئے چھٹیاں بند، دھرنا ہے چھٹیاں بند، محرم آگیا چھٹیاں بند، سینئر آفیسر کا وزٹ آگیا چھٹیاں بند، مردم شماری چھٹیاں بند، زلزلہ آگیا چھٹیاں بند، سیلاب آگیا چھٹیاں بند، آندھی آگئی چھٹیاں بند، بات بات پہ چھٹیاں بند ہونے کا پیغام ملتا رہتا ہے۔ اس لیے ہر فوجی جوان کے اندر چھٹی کی اتنی خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ چھٹی ملنے پہ چھلانگیں لگاتا ہوا یونٹ کا گیٹ چھوڑتا ہے۔ بعض دفعہ تو اتنی سخت پابندی ہوتی ہے کہ فوجی جوان کو اپنی شادی پر چھٹی نہیں ملتی اور اس بچارے کو شادی کی تاریخ بدلنی پڑتی ہے چھٹی نہ دینے کی وجہ کیا ہے۔ یہ کبھی معلوم نہ ہو سکا۔ جوانوں کی قوت برداشت کو چیک کرنا یا...... اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کرنل صاحب نے اسی موضوع پر بڑے شگفتہ انداز سے اظہار خیال کیا ہے۔ آپ نے بھی دیگر عسکری نثر نگاروں کی طرح مزاحیہ روایت کو مضبوط کرنے کے لیے زیادہ تر عسکری موضوعات کو طنز

ومزاح کا نشانہ بنایا ہے۔اس اقتباس میں بھی آپ کو طنز ومزاح کا عمدہ نمونہ ملے گا۔ مثلاً

''ایک طرح سے یہ رجسٹر انتہائی جان لیوا ہے۔ منجھے ہوئے فوجی اس کے استعمال کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہیں اور فوجی ڈاکٹر اسے دل اور گردوں کے لیے انتہائی خطرناک قرار دے چکے ہیں۔ لیکن دل ہے کہ مانتا نہیں کہ مصداق آپ ہمت کر کے اس پر ثواب کی خاطر اپنے نام کے سامنے چند دنوں کو تحریر کرتے ہیں۔ جو آپ کی نظر میں بہت تھوڑے ہیں جب کہ اگلوں کی نظر میں بہت زیادہ۔''(۷)

آپ نے صرف فوجی زندگی سے متعلق موضوعات پر نہیں بلکہ زندگی کے دیگر شعبوں پر بھی لکھا۔ آپ فوجی اور سول موضوعات کو ساتھ ساتھ لے کر چلتے ہیں۔آپ کی تحریریں سادگی اور مزاح کا ایک دلکش مرقع ہیں آپ کے دل اور دماغ میں جو بات آتی ہے آپ لکھنے سے شرماتے نہیں۔ بلکہ بڑے بے ساختہ انداز میں اس کو مزاحیہ انداز میں صفحہ قرطاس پر بکھیرتے ہیں۔لوگ آپ کی تحریروں کو پڑھ کر محظوظ ہوتے اور مسکراتے ہیں۔ محمد اسلم کھوکھر آپ کے مشاہدات اور تجربات کا اظہار کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''مہر اپنی ملازمت کے دوران عسکری ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے جن مشاہدات اور تجربات سے گزرے انہیں سیدھے سادے انداز میں مزاح کے پیرائے میں بیان کر دیا۔''(۸)

کرنل محمد خالد خان مہر نے اپنی کتاب ''خاکی لفافہ'' میں سیاست اور سیاست دانوں کو بھی طنز ومزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ اپنے ایک مضمون ''مداری'' میں سیاست دانوں کے کرتوتوں کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔ جیسے آج کل ہمارے معاشرے میں الیکشن کے دنوں میں ہمارے سیاست دان بھولی بھالی اور سیدھی سادھی عوام کو سبز باغ دکھا کر ووٹ لے جاتے ہیں۔ دراصل ان دنوں سیاست دان ایک مداری کا روپ دھار کر آتے ہیں۔ بجلی، پانی، سکول، ہسپتال، سڑک اور نوکریوں کا لالچ دے کر ہمارے عوام کو اپنی چکنی چپڑی باتوں سے بہلا پھسلا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ واقعی مداری ہیں کرنل صاحب نے نہایت شستہ انداز میں ان سیاست دانوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے۔آپ کے ہاں طنز کی آگ اتنی تیز ہے کہ جسم وجاں جلا کے رکھ دیتی ہے۔آپ لفظوں کو استعمال کرنے کے تمام گر جانتے ہیں۔آپ کے لفظوں اور جملوں کے اندر طنز اور مزاح چھپا ہوتا ہے۔ جیسے آپ نے سیاست دان کو ''مداری'' کا نام دیا ہے۔ سیاست دان کسی دوسرے کے

کام پر اپنے نام کی تختی لگا کر سارا ثواب خود کمانا چاہتے ہیں۔ایک جگہ پر آپ کا طنزیہ انداز دیکھیں:

''کیونکہ بات تو مداری اور کارکن کے بیچ تھی۔آپ اب تک یا تو مداری سے متاثر ہو سکے ہوں گے یا پھر کارکن سے بلکہ زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ آپ مداری سے متاثر ہیں۔ کیونکہ تھوڑی محنت سے زیادہ کون نہیں کمانا چاہتا۔منافقت اور افراتفری کے اس دور میں جب ہر کوئی دوسرے کی محنت پر اپنی ڈگڈگی بجا کر ایوان در ایوان یہ اعلان کر رہا ہے کہ یہ سب اس نے کیا ہے تو پھر یقینا مداری کی پاس داری کرنا عیاری بلکہ عین ایمانداری ہے۔''**(۹)**

کرنل صاحب کے ہاں بے ساختگی اور روانی کا ملا جلا امتزاج ہمیں بہت ساری جگہوں پر ملتا ہے۔آپ تحریر لکھتے ہوئے اپنے اسلوب کو مشکل اور گنجلک نہیں بناتے بلکہ کسی بھی واقع کو بیان کرنے کے لیے انتہائی اختصار اور بے ساختگی سے اس کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔آپ نے مختلف جگہ اشعار سے کام لے کر بھی اپنے اسلوب کو مزاحیہ بنانے کی کوشش کی ہے۔آپ کی کتاب ''خاکی لفافہ'' دراصل لوگوں کی نفسیات کو بیان کرنے کا ایک مجموعہ ہے۔اور وہ بھی طنزیہ اور مزاحیہ رنگ میں۔انہوں نے اپنے مضمون ''میں اور بکری'' میں بھی انسان کو درس دیا ہے کہ خودی کو اپنے اندر پیدا کرو۔ مگر وہ ایک جگہ پر انسان کو گدھے کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے یوں طنز و مزاح پیدا کرتے ہیں۔اقتباس دیکھیں:

''آپ یقین کریں کہ انسانوں کے ارد گرد ان کا جم غفیر موجود ہے۔جو اپنی بساط کے مطابق انسانی ''میں'' کو تقویت دینے کے لیے اپنے خون اور پسینے کو ہمہ وقت قربان کر رہے ہیں۔ویسے اگر گدھے کو ذرا غور سے دیکھیں تو اس کی شکل ہی سے ''میں'' اور ''خودی'' جھلکتی نظر آتی ہے۔

سوچ کا انداز تیرا اور اس بات پر بولنا
واہ گدھے تو بھی زمانے میں مفکر ہو گیا

گدھا جیسے ہی بولتا ہے تو ساری ''خودی'' دھری کی دھری رہ جاتی ہے اور بھدی آواز کے سوا اور کچھ سنائی نہیں دیتا۔''**(۱۰)**

کسی بھی شاعر یا نثر نگار کا مطلب طنز و مزاح پیدا کر کے معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنا نہیں ہوتا بلکہ

معاشرے کی اصلاح اور بہتری ہوتا ہے۔اسی طرح کرنل صاحب نے بھی ''خاکی لفافہ'' میں مختلف واقعات اور معمولات کو بیان کر کے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔آپ نے ''خاکی لفافہ''میں نہ تو لفظی ہیر پھیر سے مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی لطیفہ گوئی سے۔بلکہ اپنی عبارت میں واقعات کی ترتیب اور شگفتہ لفاظی سے مزاح پیدا کیا ہے۔ وہ بھی ہلکے پھلکے انداز میں۔آپ نے مزاح کی اصل روح کو پہچانا ہے۔ فوج کے مختلف قصے اور واقعات اپنے دوستوں کی ملاقاتوں اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی نفسیات اور احساسات کو اس انداز سے صفحہ قرطاس پر اُنڈیلا ہے کہ لفظ خود بخود مسکرا اٹھے ہیں۔ یہی انداز تحریر آپ کو دوسرے عسا کر نثر نگاروں اور شعراء سے ممتاز کرتا ہے۔آپ کے بارے میں پروفیسر بشیر احمد سوز ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

> ''کرنل خالد خان مہر نے تمام فنی لوازمات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اردو، انگریزی اور ہندکو نظم ونثر کو انتہائی ہلکے پھلکے شگفتہ اور شستہ انداز میں پیش کیا ہے۔ان کی کتاب ''خاکی لفافہ''اس کی ایک بہترین نثری مثال ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے مزاح میں کسی ایک فرد کو مزاح کا نشانہ نہیں بنایا۔اس کے علاوہ انکا مقصد اصلاح کا ہے نہ کے طنز کا۔'' **(۱۱)**

''خاکی لفافہ''زندگی کی ناہمواریوں، مشکلوں، بے اعتدالیوں اور پریشانیوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس کو بڑے خوبصورت انداز میں ایک میٹھے کیپسول میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کرنل صاحب نے اپنے جملوں، محاوروں اور لفظوں میں اتنی مٹھاس اور شرارت پیدا کر دی ہے کہ قاری پڑھتے ہوئے گدگدی محسوس کرتا زیرلب مسکرانے لگتا ہے۔ مصنف نے خود ''خاکی لفافہ'' کے متعلق یہ رائے دی ہے:

> ''خاکی لفافہ'' نہ صرف طنز ومزاح ہے بلکہ انتہائی سنجیدہ پہلوؤں کو عام فہم انداز میں آپ کے سامنے لانے کی ایک کوشش ہے۔ اگر اسے پڑھ کر آپ نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ بھی بکھیر دی تو پھر یقیناً ''خاکی لفافہ'' کامیاب ہے۔'' **(۱۲)**

کرنل صاحب نے ابتداء میں فوج کے رسالے ''ہلال'' میں بھی لکھنا شروع کیا۔ ۱۹۹۳ء میں آپ کا ایک مضمون ''گدھے'' ''ہلال'' میں چھپا جو بعد میں ''خاکی لفافہ'' کی زینت بھی بنا۔ اس مضمون میں آپ نے نہایت لطیف پیرائے میں گدھوں کی اقسام اور ان کے کام کے متعلق بتانے کی کوشش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''گدھوں کی یوں تو کئی قسمیں ہیں لیکن ان اقسام میں چند اہم ہیں جو ایک خصوصی رویئے اور وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتی ہیں۔ ان اقسام میں سرکاری گدھا اور بازاری گدھا اپنی گوناں گوں خوبیوں کی وجہ سے زیادہ اہم تصور کئے جاتے ہیں۔ سرکاری گدھے کو پہچاننے کے لیے آپ اس کی وضع قطع سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ نیز اس پر لدے ہوئے بوجھ کو دیکھ کر بھی آپ اس کے سرکاری ہونے پر یقین کر سکتے ہیں۔'' **(۱۳)**

''خاکی لفافہ'' جب کھولیں گے تو آپ کو اس میں سے رنگا رنگ خوشبوئیں اور نظارے ملیں گے۔ اس کے اندر فوجی اور سول معلومات کا ایک بیش قیمت خزانہ ملے گا۔ اس کے اندر طنز و مزاح کی میٹھی میٹھی گولیاں آپ کو ملیں گی جو زود ہضم بھی ہیں اور رسیلی بھی۔ مصنف نے ''خاکی لفافہ'' کو دلچسپ اور دلکش بنانے کے لیے طنز و مزاح کو مختلف رنگوں سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

طنز و مزاح لکھنا آسان بات نہیں ہے اور ہر بندے کے بس کی بات نہیں۔ یہ وہی موضوعات ہیں جو ہمارے ارد گرد پھیلے ہوئے ہیں۔ مگر اس کو کوئی دیکھنے والا ہی دیکھے گا اور لکھے گا۔ کرنل صاحب کا نام عساکر مزاح شعراء میں تو پہلے ہی شامل تھا۔ مگر اب ان کا نام عساکر نثر نگاروں کی صف میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ ہم کرنل صاحب کی اس کاوش پر ان کو سلیوٹ پیش کرتے ہیں۔ اور مبارک باد دیتے ہیں کیونکہ آپ کا اپنا اسلوب اور وکھرا رنگ ہے جو کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

## حوالہ جات


۱۔ فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، مقالہ ایم۔اے اردو، مملوکہ (الاہور: اورینٹل کالج پنجاب یونی ورسٹی، ۱۹۹۱ء)، ص ۱۸۲۔

۲۔ ایضاً، ص ۱۸۲۔

۳۔ محمد خالد خان مہر، کرنل، خاکی لفافہ، (ایبٹ آباد: اقبال روڈ سپلائی بازار، ۲۰۱۳ء)، پیش لفظ

۴۔ ایضاً، ص ۶۳۔

۵۔ ایضاً، ص ۶۴۔

۶۔ رفیق بلوچ، پروفیسر، عساکر پاکستان اور اردو شاعری، (فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۱۳ء)، ص ۷۳۔

۷۔ محمد خالد خان مہر، کرنل، خاکی لفافہ،ص۵۶۔

۸۔ محمد اسلم کھوکھر،عساکر پاکستان کے اردو شعراء، مقالہ ایم فل اردو، مملوکہ (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی،۲۰۰۴ء)،ص۲۱۹۔

۹۔ محمد خالد خان مہر، کرنل، خاکی لفافہ،ص۴۹۔

۱۰۔ ایضاً،ص۲۔

۱۱۔ بشیر احمد سوز، پروفیسر، پتھروں میں جو گھل کھلاتے ہیں،(پشاور: گندھارا ہندکو اکیڈمی ،۲۰۱۷ء)،ص۱۳۱۔

۱۲۔ محمد خالد خان مہر، کرنل، خاکی لفافہ،ص پیش لفظ۔

۱۳۔ محمد خالد خان مہر، کرنل،''گدھے''، مشمولہ:ہفت روزہ ہلال،(راول پنڈی:۱۹۹۳ء)، ص۴۲۔